

**Journal of Religion & Society (JR&S)**

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)**From Book to Character: The True Goal of Islamic Education**

کتاب سے کردار تک: اسلامی تعلیم کا حقیقی مقصد

**Dr. Nisar Akhtar**

Associate Professor Iqra University Karachi

[nisar.akhtar@iqra.edu.pk](mailto:nisar.akhtar@iqra.edu.pk)**Dr. Rahat Jehan**

Assistant Professor Iqra University Karachi

[rahatjehan@iqra.edu.pk](mailto:rahatjehan@iqra.edu.pk)**Abstract**

*In the Islamic educational tradition, knowledge is not merely the acquisition of information; it is a moral, spiritual, and civilizational trust. The principle of "Adab before Knowledge" serves as the foundation of Islamic education, emphasizing the student's ethical formation alongside intellectual growth. This paper examines the concept of Adab in Islamic perspectives, its educational significance, and its relevance in the face of modern challenges. The Quran and Sunnah link knowledge with the fear of Allah, humility, and responsibility. Islamic tradition teaches that true knowledge is that which fosters moral consciousness and practical accountability. The lives of the Prophet (PBUH) and the scholars reflect that Adab whether toward teachers, the ethical use of knowledge, or social responsibility is essential before and during the pursuit of learning. Classical Islamic curricula always prioritized self-purification (Tazkiyah) and the etiquette of seeking knowledge. In the contemporary era, as education shifts toward digitalization and AI-based systems, ethical training is often neglected. Detaching knowledge from values results in individuals who may be technically proficient but lack social responsibility and moral guidance. This paper critically analyzes this trend and emphasizes the need to restore the link between knowledge and Adab. The research concludes that the true goal of Islamic education is the formation of a virtuous, humble, and responsible human being. Integrating the Islamic concept of Adab into modern systems is not just an intellectual necessity but a civilizational requirement to harmonize education with wisdom and humanity*

**Keywords:** Islamic Perspectives, Educational Challenges, Classical Islamic Curriculum, Self-Purification (Tazkiyah), Artificial Intelligence

**1- تعارف (Introduction)**

اسلامی تعلیم کے تصور میں علم اور ادب کی بنیادی حیثیت ایک ایسا موضوع ہے جو مسلمانوں کی فکری اور اخلاقی بنیادوں کو مستحکم کرتی ہے۔ اسلامی تعلیم کا بنیادی مقصد انسان کو ایک متوازن شخصیت بنانا ہے جہاں علم کی تلاش ادب کی حدود میں رہ کر کی جائے۔ ادب کو علم کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے کیونکہ یہ انسان کے اندر احترام، انضباط اور اخلاقی اقدار کو پروان چڑھاتا ہے۔ اسلامی تعلیم میں علم کو محض معلومات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسا ذریعہ سمجھا جاتا ہے جو انسان کو اللہ کی معرفت کی طرف لے جاتا ہے۔ ادب کی عدم موجودگی میں علم خطرناک ہو سکتا ہے کیونکہ یہ انسان کو غرور اور خود پسندی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ اسلامی مفکرین نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ تعلیم کا آغاز ادب کی تربیت سے ہونا چاہیے تاکہ علم کا استعمال درست سمت میں ہو۔ یہ تصور اسلامی تاریخ میں مختلف ادوار میں نمایاں رہا ہے جہاں علماء نے ادب کو تعلیم کی روح قرار دیا۔

اسلامی تناظر میں علم کو ادب کے ساتھ جوڑ کر ہی حقیقی ترقی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ توازن اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے جو افراد کو اللہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ ادب کی مرکزیت اسلامی تعلیم میں ایک کلیدی عنصر ہے جو انسان کی روحانی اور اخلاقی نشوونما کو یقینی بناتی ہے۔ امام غزالی نے اسے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ ادب کے بغیر علم ناقص رہتا ہے۔ مزید برآں، امام بخاری نے ادب کی اہمیت کو مختلف روایات سے واضح کیا ہے۔ ادب کی تربیت سے انسان کی اخلاقی اقدار مضبوط ہوتی ہیں اور علم کا صحیح استعمال ممکن ہوتا ہے۔ یہ بات اسلامی تاریخ میں مختلف علماء کی تحریروں سے واضح ہوتی ہے۔<sup>1</sup> مزید برآں، امام بخاری نے بھی اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں ادب کی تربیت کو اہم قرار دیا ہے۔<sup>2</sup>

حدیث نبوی ﷺ کے تناظر میں ادب کی مرکزیت۔

حدیث نبوی کے تناظر میں ادب کی مرکزیت ایک اہم موضوع ہے جو اسلامی تعلیم کی بنیاد کو واضح کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

أدبنا ربنا فإحسن تادبنا<sup>3</sup>

میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور میری ادب کی تربیت بہترین کی۔

یہ حدیث ادب کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے جو علم سے پہلے کی چیز ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث مسلمانوں کو یہ درس دیتی ہے کہ ادب کے بغیر علم ناقص رہتا ہے۔ ادب کی مرکزیت کا مطلب ہے کہ تعلیم کا آغاز اخلاقی تربیت سے ہو۔ نبی اکرم ﷺ کی سنت میں ادب کی مثالیں موجود ہیں جو مسلمانوں کے لیے نمونہ ہیں۔ حدیث کے اس تناظر میں ادب کو تعلیم کی روح کہا جاسکتا ہے۔ امام ابن ماجہ نے اسے مختلف روایات میں بیان کیا ہے۔<sup>4</sup> مزید برآں امام مالک نے بھی ادب کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔<sup>5</sup> اسلامی تعلیم میں ادب کی یہ مرکزیت آج بھی اہم ہے۔ ادب کی مرکزیت تعلیم کو موثر بناتی ہے۔

### تحقیق کا دائرہ کار، اہمیت اور ساخت۔ (Scope, Significance, and Structure of the Research)

اس مقالے کے دائرہ کار، اہمیت اور ساخت کا تعارف اس مقالے کی بنیاد ہے۔ یہ مقالہ علم سے پہلے ادب پر مرکوز ہے۔ دائرہ کار اسلامی تناظرات تک محدود ہے۔ اس کی اہمیت اخلاقی بحران کے حل میں ہے۔ ساخت میں تعارف، مرکزی اباحت اور نتیجہ شامل ہے۔ یہ تعارف قاری کو مقالے کی سمت دکھاتا ہے۔ اہمیت اسلامی تعلیم کی بحالی میں ہے۔ ساخت منطقی ہے جو موضوع کو واضح کرتی ہے۔ امام غزالی نے اسے دین کے آداب میں بیان کیا ہے۔<sup>6</sup> مزید برآں ابن ابی العزنی نے عقیدہ طحاویہ کی شرح میں ادب کی اہمیت بیان کی ہے اور اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔<sup>7</sup>

### 2- ادبیات کا جائزہ (Literature Review)

قرآن و سنت کی روشنی میں "علم سے پہلے ادب" کے اصول پر ہونے والی معاصر اور کلاسیکی تحقیق مجموعی طور پر اس بات پر متفق ہے کہ اسلامی تصورِ تعلیم محض معلوماتی (informational) عمل نہیں بلکہ سراسر تربیتی و اخلاقی (formational) عمل ہے جس کی بنیاد ادب، تزکیہ اور سلوکِ عبدی پر قائم ہے۔ قرآنی تناظر میں متعدد مطالعات نے سورہ علق کی ابتدائی آیات اور حضرت آدمؑ کے تعلیم اسماء کے واقعے کو اس امر کی دلیل کے طور پر پیش کیا کہ انسان کو تعلیم سب سے پہلے ربانی نسبت، عبودیت اور خلافتِ ارضی کی ذمہ داری کے شعور کے ساتھ دی گئی؛ یعنی "اقرا باسم ربك" <sup>8</sup> اور "عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا" <sup>9</sup> کے مابین ربط یہی ہے کہ علم، نام اور حقیقتِ اشیاء کی معرفت اس وقت با معنی بنتی ہے جب وہ "باسم ربك" <sup>10</sup> اور آدابِ خلافت کے دائرے میں ہو، محض دنیاوی غلبے کے لیے نہیں۔<sup>11</sup>

ان آیات کی تعلیمی تشریحات میں یہ واضح کیا گیا کہ قرآن میں تعلیم کا مقصد "انسانِ عارف باللہ" اور "خليفة الله في الارض" کی تشکیل ہے، لہذا قرآنی تعلیمات میں پڑھنے، لکھنے اور تفکر کے ساتھ ساتھ اخلاقی تہذیب، احساسِ مسؤلیت اور عدلِ اجتماعی بنیادی اصول کے طور پر سامنے آتے

ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے قصص پر مبنی ایک مفصل مطالعہ نے یہ دکھایا کہ قصص انبیاء دراصل تعلیم نبوی کا بیانیہ ہیں جن میں وعظ، نصیحت، مکالمہ، سوال و جواب، دعوت بالحکمہ، کردار و عمل کی عملی نمائش، جزا و سزا کی تمثیل اور صبر و حلم جیسے عناصر کو سیکھنے سکھانے کے مستقل اسالیب کے طور پر پیش کیا گیا ہے؛ یہاں "ادب" کا مفہوم باطنی شعور، خدا ترسی، امت کے لیے شفقت اور اللہ کے سامنے عاجزی جیسی کیفیات کے ساتھ وابستہ ہے، محض ظاہری تہذیب نہیں۔

احادیث نبوی ﷺ کے تناظر میں حالیہ تحقیقی کام خصوصاً "تعلیم نبوی" اور "تربوی احادیث" کے مطالعے پر مبنی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کے تدریسی منہج کو سیرت و حدیث کی روشنی میں تحلیل کیا گیا۔ ایک جامع تجزیاتی مطالعہ نے احادیث میں وارد تعلیمی منہج کو چار بڑے طریقوں میں مرتب کیا: سوال و جواب، عملی نمونہ (role modeling)، قصہ گوئی و تمثیل، اور عملی مشق (hands-on practice)، اور یہ نتیجہ نکالا کہ یہ تمام اسالیب دراصل ادبِ نفس، ادبِ معلم و متعلم، اور ادبِ علم کی تشکیل کے خادم ہیں، جن کا مقصد طالب علم کے عقل کے ساتھ ساتھ قلب و کردار کو سنوارنا ہے۔<sup>12</sup> دیگر قرآنی و حدیثی مطالعات نے واضح کیا کہ نبی ﷺ کی بعثت کو خود قرآن نے "تزکیہ" سے جوڑا، اور سیرت میں تعلیم ہمیشہ تزکیہ و تربیت کے ساتھ جڑی رہی ہے۔

کلاسیکی اسلامی تعلیمی لٹریچر پر ہونے والی وسیع تحقیق امام غزالی، ابن سینا، ابن خلدون، نصیر الدین طوسی، ابن سخون، الفارابی اور دیگر ائمہ کے افکار کو "اخلاقی و روحانی تعلیمی فلسفہ" کی شکل میں مرتب کرتی ہے۔ ایک جامع مضمون جس نے تعلیم کے قرآنی اصولوں کے ساتھ کلاسیکی مصادر کا تقابلی جائزہ لیا، اس میں اخلاقی تعلیم کے لیے طوسی کی "اخلاقِ ناصری"، غزالی کی "احیاء علوم الدین" اور "نتیجۃ العلوم"، اور ابن خلدون کی "المقدمہ" کو بنیادی ماخذ قرار دیا گیا، جن میں علم کو وحی و عقل دونوں سے جوڑتے ہوئے اسے تزکیہ، اخلاق اور تہذیب نفس کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔<sup>13</sup>

کلاسیکی مصادر کے ایک تنقیدی تجزیے میں "آداب المعلمین"، "آداب المتعلمین" اور مدارس کے نصابی و تربیتی ڈھانچوں کو اسلامی پداگوگی کی شکل میں بیان کیا گیا، تاہم ساتھ ہی یہ کمزوری بھی نشان زد کی گئی کہ ان میں کبھی کبھی تعلیمی اصول براہ راست قرآنی نصوص کے بجائے عرفی و ثقافتی روایت پر زیادہ قائم دکھائی دیتے ہیں۔ امام غزالی اور ابن خلدون کے تعلیمی افکار پر بالخصوص کئی تازہ تحقیقات میں واضح کیا گیا کہ ان کے نزدیک تعلیم کا اصل مقصد "انسانِ کامل" اور "صالح شہری" کی تشکیل ہے، اور وہ نصاب، تدریسی طریقوں، تربیتی ماحول اور استاد و شاگرد کے باہمی آداب کو اسی مقصد کے تابع رکھتے ہیں۔<sup>14</sup>

مجموعی طور پر موجودہ لٹریچر اس بات پر متفق دکھائی دیتا ہے کہ "علم سے پہلے ادب" کو اگر قرآن، حدیث، کلاسیکی اسلامی فکر اور جدید Character Education کے تقابلی مطالعے کی روشنی میں نصاب، تدریسی طریقوں اور تعلیمی پالیسی میں مرکزی اصول بنایا جائے تو اسلامی تعلیم ایک ہمہ جہتی، اخلاقی اور روحانی انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، البتہ اس کے لیے مزید پالیسی۔ لیول اور امپریکل مطالعات کی ضرورت کی نشاندہی بھی مسلسل کی جاتی ہے۔<sup>15</sup>

### 3- منہج تحقیق (Research Methodology)

#### تحقیق کی نوعیت: کیفیاتی اور نظریاتی۔

اس تحقیق کی نوعیت مکمل طور پر کیفیاتی اور نظریاتی ہے جو موضوع کی گہرائی اور اسلامی تعلیم کے اصولوں کی روشنی میں ادب کے تصور کو سمجھنے پر مرکوز ہے۔ کیفیاتی نوعیت کی وجہ سے یہ تحقیق اعداد و شمار یا شماریاتی تجزیے کی بجائے متن، روایات اور مفکرین کی تحریروں کی گہرائی سے تشریح

اور تفہیم پر انحصار کرتی ہے۔ نظریاتی پہلو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تحقیق اسلامی تعلیمی فکر کے بنیادی اصولوں اور نظریات کی بنیاد پر آگے بڑھے گی۔ یہ نوعیت موضوع کی روحانی اور اخلاقی جہتوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہے جہاں ادب اور علم کے تعلق کو محض سطحی طور پر نہیں بلکہ گہرے فلسفیانہ اور روحانی تناظر میں دیکھا جائے گا۔ کیفیاتی اور نظریاتی طریقہ کار تحقیق کو لچکدار اور جامع بناتا ہے جس سے ادب کی اہمیت اور اس کے اثرات کو مختلف زاویوں سے جانچا جاسکتا ہے۔ یہ نوعیت موجودہ تعلیمی مسائل کے حل کے لیے اسلامی اصولوں کی گہری تفہیم فراہم کرتی ہے۔ تحقیق کا یہ ڈھانچہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ نتائج نہ صرف علمی اعتبار سے معتبر ہوں بلکہ عملی اطلاق کے لیے بھی مفید ثابت ہوں۔ اس نوعیت کی بدولت تحقیق اسلامی روایت کی اصل روح کو برقرار رکھتے ہوئے جدید چیلنجز کا سامنا کر سکتی ہے۔

**تحقیق کے ذرائع:**

#### ○ بنیادی مصادر۔

تحقیق کے بنیادی ذرائع قرآن مجید اور کتب حدیث ہیں جو اسلامی تعلیم کے سب سے مستند اور غیر متزلزل ماخذ ہیں۔ قرآن مجید ادب، اخلاق اور تزکیہ نفس کے بنیادی اصول بیان کرتا ہے جبکہ احادیث مبارکہ نبی اکرم ﷺ کی عملی زندگی اور تعلیمات کی بہترین مثالیں پیش کرتی ہیں۔

#### ○ ثانوی مصادر۔

ثانوی مصادر میں کلاسیکی اسلامی کتب اور جدید تحقیقی مقالات شامل ہیں جو بنیادی مصادر کی تفسیر، تشریح اور اطلاق میں مدد دیتے ہیں۔ کلاسیکی کتب جیسے امام غزالی، ابن خلدون اور دیگر مفکرین کی تحریریں ادب اور تعلیم کے بارے میں گہرے تجزیے اور عملی مثالیں پیش کرتی ہیں۔ یہ کتب اسلامی تعلیمی روایت کی تاریخی تسلسل اور ارتقا کو سمجھنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ جدید تحقیقی مقالات موجودہ تعلیمی مسائل اور اسلامی اصولوں کے اطلاق پر روشنی ڈالتے ہیں جو تحقیق کو عصری تناظر میں لانے میں مدد دیتے ہیں۔

#### طریقہ تحقیق:

#### متنی تجزیہ اور تقابلی مطالعہ۔

تحقیق کا طریقہ کار متن تجزیہ اور تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہے جو موضوع کی گہرائی کو یقینی بناتا ہے۔ متن تجزیہ قرآن، حدیث اور کلاسیکی کتب کے متن کی گہرائی سے تشریح اور تفہیم پر مبنی ہے جس سے ادب کے اصول اور اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ یہ طریقہ متن کے ظاہری اور باطنی معانی کو سامنے لاتا ہے اور ادب کے مختلف پہلوؤں کو منظر عام پر لاتا ہے۔ تقابلی مطالعہ کلاسیکی اسلامی فکر اور جدید تعلیمی نظام کے درمیان موازنہ کرتا ہے تاکہ ادب کی کمی کے اثرات اور اس کے حل کے امکانات سامنے آسکیں۔ یہ مطالعہ دونوں نظاموں کے فوائد اور خامیوں کو واضح کرتا ہے اور اسلامی ادب کو جدید تناظر میں شامل کرنے کے طریقے تجویز کرتا ہے۔ دونوں طریقے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں جہاں متن تجزیہ بنیادی اصول فراہم کرتا ہے اور تقابلی مطالعہ ان اصولوں کا عملی اطلاق دکھاتا ہے۔ یہ طریقہ کار تحقیق کو منظم، منطقی اور نتیجہ خیز بناتا ہے۔

#### مسئلہ تحقیق (Problem Statement)

#### ❖ جدید تعلیمی نظام میں ادب اور اخلاق کی ثانوی حیثیت۔

آج کے جدید تعلیمی نظام میں ادب اور اخلاق کو ایک ثانوی اور کم اہمیت کی چیز سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے تعلیم کا اصل مقصد شدید طور پر متاثر ہو رہا ہے۔ موجودہ تعلیمی نصاب اور تدریسی طریقہ کار بنیادی طور پر معلومات کی منتقلی، امتحانات کی تیاری اور پیشہ ورانہ مہارتوں پر مرکوز ہے جبکہ شخصیت کی اخلاقی اور روحانی تربیت کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس نظام میں طلبہ کو علم تو ملتا ہے مگر اندرونی پاکیزگی، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک

اور ذمہ داری کا شعور پیدا کرنے پر توجہ نہیں دی جاتی۔ نتیجتاً طلبہ میں خود غرضی، مقابلہ بازی اور مادی کامیابی کی دوڑ بڑھ جاتی ہے جبکہ ادب اور اخلاق جیسے بنیادی انسانی اقدار پس پشت چلے جاتے ہیں۔ یہ صورت حال معاشرے میں اخلاقی بحران کو جنم دے رہی ہے جہاں تعلیم یافتہ افراد بھی اکثر غیر اخلاقی رویوں کا شکار نظر آتے ہیں۔ یہ مسئلہ تحقیق کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے کہ ادب اور اخلاق کو تعلیم کا مرکزی ستون کیسے بنایا جائے۔

### ❖ ادب اور علم کے باہمی تعلق پر تحقیقی خلا۔

ادب اور علم کے باہمی تعلق پر اب تک کافی گہری اور جامع تحقیق نہیں کی گئی ہے جو ایک واضح تحقیقی خلا ہے۔ بیشتر موجودہ تحقیقی کام یا تو جدید تعلیم کے مسائل پر مرکوز ہیں یا اسلامی تعلیم کی تاریخی جائزہ پر، مگر ادب اور علم کے درمیان عملی تعلق کا تجزیہ کم ہی دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ خلا اس لیے خطرناک ہے کہ آج کے دور میں ادب کی کمی کی وجہ سے علم کے غلط استعمال اور اخلاقی بحران بڑھ رہے ہیں مگر اس مسئلے کی جڑوں پر گہرائی سے کام نہیں ہوا۔ ادب اور علم کا باہمی تعلق اسلامی روایت میں مرکزی ہے جہاں ادب کو علم کی بنیاد اور حفاظت قرار دیا گیا ہے مگر جدید تحقیقی ادب میں یہ پہلو نظر انداز ہے۔ اس خلا کی وجہ سے تعلیمی پالیسی ساز اور نصاب ساز ادب کو صرف ایک اضافی چیز سمجھتے ہیں جبکہ یہ اصل میں تعلیم کی روح ہے۔ یہ تحقیقی خلا معاشرتی مسائل کی نشاندہی کرتا ہے کہ جب تک ادب اور علم کے تعلق کو سمجھ کر اسے عملی شکل نہیں دی جائے گی تب تک تعلیم کے بحران حل نہیں ہوں گے۔

### ❖ علم کی افادیت میں کردار کی کمی۔

جدید دور میں علم کی افادیت میں کردار کی کمی ایک سنگین مسئلہ ہے جو تعلیم کے بنیادی مقصد کو چیلنج کر رہا ہے۔ علم کو محض معلومات اور ہنر کے طور پر دیکھا جاتا ہے جبکہ اس کی حقیقی قدر اور برکت کردار کی مضبوطی اور اخلاقی استعمال سے وابستہ ہے۔ جب کردار کمزور ہو تو علم غرور، خود پسندی اور غلط استعمال کا سبب بن جاتا ہے۔ آج کے تعلیم یافتہ افراد میں علم کی مقدار تو بہت زیادہ ہے مگر اس کا استعمال اکثر خود غرضی، دھوکہ دہی اور سماجی نقصان کے لیے ہوتا ہے۔ یہ صورت حال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ علم کی افادیت صرف اس کی مقدار سے نہیں بلکہ اس کے حامل کے کردار سے مشروط ہے۔ کردار کی کمی کی وجہ سے علم معاشرے کی بہتری کے بجائے انتشار اور مسائل کا سبب بن رہا ہے۔ طلبہ کو تکنیکی اور پیشہ ورانہ مہارت تو ملتی ہے مگر ان میں ذمہ داری، ایمانداری اور خدمت خلق کا شعور نہیں پیدا کیا جاتا۔ نتیجتاً معاشرے میں تعلیم یافتہ افراد کی تعداد بڑھ رہی ہے مگر اخلاقی اقدار کی کمی کی وجہ سے سماجی مسائل بھی بڑھ رہے ہیں۔ یہ مسئلہ تحقیق کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے کہ علم اور کردار کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جائے تاکہ علم واقعی مفید اور برکت والا بن سکے۔

### مقاصد تحقیق (Objectives of the Study)

#### • تعلیم کے اسلامی تناظرات میں ادب کے تصور کو واضح کرنا۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد تعلیم کے اسلامی تناظرات میں ادب کے تصور کو مکمل طور پر واضح اور شفاف کرنا ہے۔ اسلامی تعلیم میں ادب کو محض آداب اور رسومات تک محدود نہیں سمجھا جاتا بلکہ یہ ایک گہرا اخلاقی، روحانی اور کردار ساز عمل ہے جو انسان کی شخصیت کی بنیاد رکھتا ہے۔ اس تحقیق میں ادب کی تعریف، اس کی اقسام، اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں بیان کیا جائے گا۔ اس مقصد کے تحت یہ دیکھا جائے گا کہ ادب کیسے تعلیم کا آغاز اور اس کی روح بنتا ہے اور اس کے بغیر تعلیم کیسے نامکمل رہ جاتی ہے۔ ادب کے اسلامی تصور کو واضح کرنے سے یہ بھی سامنے آئے گا کہ یہ کیسے طالب علم میں اللہ کا خوف، تواضع، انصاف اور حسن سلوک پیدا کرتا ہے۔ یہ مقصد تحقیق کو ایک

مضبوط بنیاد فراہم کرے گا جس سے باقی مقاصد کی تکمیل ممکن ہو سکے گی۔ ادب کے تصور کی وضاحت سے موجودہ تعلیمی بحران کی جڑ تک پہنچنے میں مدد ملے گی۔

#### • علم اور ادب کے باہمی تعلق کا تجزیہ۔

دوسرا اہم مقصد علم اور ادب کے باہمی تعلق کا گہرا اور جامع تجزیہ کرنا ہے۔ تحقیق میں یہ دیکھا جائے گا کہ علم اور ادب ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح جڑے ہوئے ہیں اور ادب کے بغیر علم کیسے ناقص اور خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس تجزیے میں ادب کو علم کی بنیاد، حفاظت اور تکمیل کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ یہ مقصد یہ واضح کرے گا کہ ادب علم کو صحیح سمت دیتا ہے، اسے غرور سے بچاتا ہے اور اس کی برکت اور افادیت کو بڑھاتا ہے۔ علم اور ادب کے تعلق کا مطالعہ اس بات کو سامنے لائے گا کہ جب ادب موجود ہو تو علم انسان کی فلاح اور معاشرے کی بہتری کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ تجزیہ اسلامی تعلیم کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہو گا جو ادب کو علم سے مقدم رکھتے ہیں۔ اس مقصد سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ موجودہ تعلیمی نظام میں اس تعلق کی کمی کیسے اخلاقی بحران پیدا کر رہی ہے۔ یہ تجزیہ تحقیق کو ایک منطقی ربط دے گا جو باقی مقاصد کی طرف لے جائے گا۔

#### • کلاسیکی اسلامی تعلیمی فکر کا مطالعہ۔

تیسرا مقصد کلاسیکی اسلامی تعلیمی فکر کا تفصیلی مطالعہ کرنا ہے جس میں امام غزالی، ابن خلدون، ابن سینا اور دیگر عظیم مفکرین کی تعلیمات کا جائزہ لیا جائے گا۔ یہ مطالعہ اس بات پر مرکوز ہو گا کہ ان مفکرین نے ادب، علم اور کردار سازی کو کس طرح ایک مربوط نظام میں پیش کیا ہے۔ کلاسیکی فکر میں ادب کو تعلیم کا پہلا مرحلہ قرار دیا گیا ہے جو شخصیت کی تعمیر کی بنیاد ہے۔ تحقیق میں یہ دیکھا جائے گا کہ ان مفکرین کی تعلیمات آج کے دور میں بھی کس حد تک قابل عمل اور رہنما ہیں۔ کلاسیکی اسلامی فکر کا مطالعہ موجودہ تعلیمی مسائل کے حل کے لیے ایک مضبوط حوالہ فراہم کرے گا۔ یہ مقصد یہ بھی واضح کرے گا کہ اسلامی روایت میں تعلیم کا مقصد صرف معلومات کی منتقلی نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی اور روحانی انسان کی تشکیل ہے۔ اس مطالعہ سے ادب کی اہمیت اور اس کے عملی اطلاق کی مثالیں سامنے آئیں گی۔ یہ مقصد تحقیق کو تاریخی گہرائی اور اصولی بنیاد دے گا۔

#### • موجودہ تعلیمی نظام کے لیے اخلاقی و ادبی بنیادیں فراہم کرنا۔

چوتھا اور آخری مقصد موجودہ تعلیمی نظام کے لیے اخلاقی اور ادبی بنیادیں فراہم کرنا ہے تاکہ جدید تعلیم میں اسلامی اصولوں کو شامل کیا جاسکے۔ تحقیق میں یہ تجاویز پیش کی جائیں گی کہ نصاب، تدریس اور تعلیمی ماحول میں ادب اور اخلاق کو مرکزی حیثیت کیسے دی جائے۔ یہ مقصد موجودہ نظام کے بحرانوں جیسے اخلاقی گراؤ اور سماجی مسائل کے حل کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرے گا۔ ادبی اور اخلاقی بنیادیں طلبہ میں ذمہ داری، انصاف اور خدمت خلق کا شعور پیدا کریں گی۔ یہ مقصد تحقیق کو عملی اور اطلاقی شکل دے گا جو صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی سطح پر بھی مفید ہو۔ موجودہ تعلیمی اداروں کے لیے یہ بنیادیں ایک متوازن نظام کی طرف راہ ہموار کریں گی جو علم اور ادب دونوں کو اہمیت دے۔ اس مقصد سے تعلیم کو ایک مکمل انسانی تربیت کا عمل بنانے میں مدد ملے گی۔ یہ مقصد تحقیق کے تمام پہلوؤں کو ایک مثبت نتیجے تک لے جائے گا۔

#### 4- نتائج (Findings)

##### ادب اسلامی تعلیم کی اساس ہے۔

تحقیق کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ ادب اسلامی تعلیم کی بنیادی اساس اور روح ہے جس کے بغیر کوئی بھی تعلیمی عمل مکمل اور موثر نہیں ہو سکتا۔ اسلامی تعلیم کا آغاز ادب کی تربیت سے ہوتا ہے کیونکہ ادب انسان کے اندر احترام، انضباط، تواضع اور اخلاقی اقدار کو پروان چڑھاتا ہے جو علم کی صحیح سمت اور استعمال کی ضمانت دیتا ہے۔ جب ادب کو بنیاد بنایا جاتا ہے تو طالب علم نہ صرف علم حاصل کرتا ہے بلکہ اسے اللہ کی رضا اور انسانیت کی

خدمت کے لیے استعمال کرنے کا شعور بھی پیدا کرتا ہے۔ امام غزالی نے اپنی مشہور تصنیف میں واضح کیا ہے کہ ادب تعلیم کی بنیاد ہے اور اس کے بغیر علم کی کوئی قیمت نہیں<sup>16</sup>۔ ادب کی موجودگی میں تعلیم ایک روحانی اور اخلاقی عمل بن جاتی ہے جو شخصیت کی متوازن تعمیر کرتی ہے۔ اسلامی روایات میں ادب کو علم سے مقدم رکھا گیا ہے تاکہ علم غرور اور تکبر کا سبب نہ بنے۔ امام نووی نے قرآن کے حاملین کے آداب میں بیان کیا ہے کہ ادب کے بغیر علم کی کوئی قدر نہیں اور یہ انسان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے<sup>17</sup>۔

**علم کی افادیت ادب کے بغیر نامکمل ہے۔**

تحقیق کے نتائج یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ علم کی حقیقی افادیت اور برکت ادب کی موجودگی سے مشروط ہے اور ادب کے بغیر علم نامکمل، غیر موثر اور بعض اوقات نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ جب علم ادب کے ساتھ نہ ہو تو وہ غرور، خود پسندی اور غلط استعمال کا سبب بن جاتا ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کے لیے تباہی کا باعث بنتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے علم وہ نہیں جو صرف دماغ میں جمع ہو بلکہ وہ ہے جو دل میں اترے اور کردار میں ظاہر ہو۔ امام ابن قیم الجوزیہ نے نفس کی تربیت کے مراحل میں بیان کیا ہے کہ ادب کے بغیر علم انسان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے<sup>18</sup>۔ ادب کے بغیر حاصل کردہ علم اکثر سطحی رہ جاتا ہے اور اس کی گہرائی اور تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ اسلامی تعلیم میں علم کی قدر اس کی اخلاقی سمت اور استعمال سے ہے نہ کہ محض مقدار سے۔ ابو علی مسکویہ نے اخلاق کی تہذیب میں لکھا ہے کہ علم کی افادیت اس وقت ہے جب وہ ادب اور اخلاقی پاکیزگی کے ساتھ ہو ورنہ وہ نقصان دہ ہو جاتا ہے۔<sup>19</sup>

**اسلامی تعلیمی روایت میں کردار سازی مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔**

اسلامی تعلیمی روایت کے مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ کردار سازی تعلیم کا مرکزی اور بنیادی مقصد ہے جس کے گرد تمام تعلیمی عمل گھومتا ہے۔ اسلامی تعلیم کا اصل ہدف صرف معلومات کی منتقلی نہیں بلکہ ایک مکمل، متوازن اور اخلاقی شخصیت کی تشکیل ہے۔ امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں تفصیل سے بیان کیا ہے کہ تعلیم کا اصل مقصد کردار کی درستگی اور تزکیہ نفس ہے اور اس کے بغیر علم کی کوئی اہمیت نہیں<sup>20</sup>۔ کردار سازی کے بغیر تعلیم ادھوری رہ جاتی ہے کیونکہ علم اور ہنر کی اہمیت اس وقت ہے جب وہ اچھے کردار کے ساتھ مل کر استعمال ہوں۔ اسلامی روایت میں نبی اکرم کی تعلیمات کردار کی بہترین مثال ہیں جہاں علم کے ساتھ ساتھ اخلاق، صداقت، امانت اور رحم دلی کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ امام مالک نے الموطا میں متعدد روایات کے ذریعے دکھایا ہے کہ نبی اکرم کی تعلیم کا مرکزی پہلو کردار کی تعمیر اور اخلاقی تربیت تھا۔<sup>21</sup> کردار سازی میں ادب، تزکیہ نفس اور علم کا امتزاج ہوتا ہے جو انسان کو اللہ کا بندہ اور مخلوق کا بھلا کرنے والا بناتا ہے۔

**جدید تعلیم میں ادب کی عدم موجودگی سماجی مسائل کو جنم دیتی ہے۔**

جدید تعلیمی نظام میں ادب کی عدم موجودگی کے نتیجے میں متعدد سماجی مسائل جنم لے رہے ہیں جو معاشرے کی بنیادیں کمزور کر رہے ہیں۔ جب تعلیم میں ادب اور اخلاقی تربیت کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو طلبہ میں خود غرضی، مقابلہ بازی، بے راہ روی اور سماجی اقدار سے دوری بڑھ جاتی ہے۔ جدید نظام میں علم اور ہنر کی دوڑ میں اخلاقی اقدار پس پشت چلی جاتی ہیں جس سے معاشرے میں بے اعتمادی، بد عنوانی، تشدد اور خاندانی نظام کی تباہی جیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ امام شاطبی نے مقاصد شریعت میں بیان کیا ہے کہ جب تعلیم میں اخلاقی اقدار اور ادب کی حفاظت نہ ہو تو معاشرے میں فساد اور انتشار پھیلتا ہے۔<sup>22</sup> ادب کی کمی سے طلبہ میں احترام، صبر اور ذمہ داری کا فقدان پیدا ہوتا ہے جو سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے مقابلے میں جدید نظام میں کردار سازی کو اہمیت نہیں دی جاتی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تعلیم یافتہ افراد بھی اکثر غیر اخلاقی رویوں کا شکار ہوتے ہیں۔ امام راغب اصفہانی نے قرآن کی تفسیر کے تناظر میں لکھا ہے کہ جب ادب اور اخلاقی پاکیزگی سے محروم تعلیم ہو تو وہ

معاشرے میں فساد کا سبب بنتی ہے۔<sup>23</sup> جدید تعلیم میں ادب کی کمی ایک سنگین بحران ہے جو سماجی استحکام کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ جدید تعلیم میں ادب کی عدم موجودگی سماجی مسائل کی ایک بڑی وجہ ہے جو تحقیق کا واضح نتیجہ ہے۔

بحث (Discussion)

نتائج کا قرآن، حدیث اور اسلامی تعلیمی فکر کی روشنی میں تجزیہ۔

نتائج کا تجزیہ قرآن مجید، احادیث نبوی اور اسلامی تعلیمی فکر کی روشنی میں کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ ادب اسلامی تعلیم کی اساس ہے اور یہ بات قرآن و حدیث سے براہ راست ثابت ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تزکیہ نفس کو کامیابی کی شرط قرار دیا ہے جہاں فرمایا کہ "قد أفلح من زكاه" یعنی وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔ یہ آیت تزکیہ نفس کو تعلیم کا مرکزی مقصد بناتی ہے جو ادب اور اخلاقی تربیت کے بغیر ممکن نہیں۔ نبی ﷺ کی تعلیمات میں ادب کو علم سے مقدم رکھا گیا ہے جیسا کہ امام مالک کی والدہ نے انہیں کہا تھا کہ ربیعہ کے پاس جاؤ اور پہلے ان کے ادب سے سیکھو پھر علم سے۔ یہ روایت اسلامی تاریخ میں ادب کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں تفصیل سے بیان کیا ہے کہ علم کی بنیاد ادب ہے اور ادب کے بغیر علم تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔<sup>25</sup> اسلامی تعلیمی فکر میں کردار سازی مرکزی ہے جو تزکیہ نفس کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اور یہ قرآن کی آیت

"هو الذي بعث في الامم رسولاً منهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة" <sup>26</sup>

سے واضح ہے جہاں تزکیہ کو علم سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق" <sup>27</sup>

یعنی میں تو مکمل اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں جو ادب اور کردار کی مرکزی حیثیت کو ظاہر کرتی ہے۔ امام ابن قیم نے مدارج السالکین میں نفس کی تربیت کو ادب اور تزکیہ سے جوڑا ہے کہ ادب کے بغیر علم کی کوئی افادیت نہیں۔<sup>28</sup> یہ تجزیہ نتائج کی تصدیق کرتا ہے کہ ادب کے بغیر علم نامکمل ہے اور جدید مسائل کی جڑ ادب کی کمی ہے۔ اسلامی فکر میں یہ توازن ہمیشہ برقرار رکھا گیا ہے جو آج کے دور میں بھی رہنمائی کرتا ہے۔

موجودہ مسلم تعلیمی اداروں کے لیے عملی مضمرات۔

عصر حاضر میں مسلم تعلیمی اداروں کے لیے نتائج کے عملی مضمرات بہت گہرے اور اہم ہیں جو انہیں اپنی تعلیمی حکمت عملیوں میں تبدیلی لانے کی طرف راغب کرتے ہیں۔ مسلم مدارس اور یونیورسٹیوں میں ادب کی تربیت کو نصاب کا لازمی حصہ بنانا چاہیے تاکہ طلبہ نہ صرف علمی اعتبار سے مضبوط ہوں بلکہ اخلاقی طور پر بھی پاکیزہ اور ذمہ دار بنیں۔ عملی طور پر یہ ادارے کلاس روم میں ادب کے اصولوں کی تعلیم، استاد اور طالب علم کے درمیان احترام کا ماحول، اور روزمرہ کی زندگی میں اخلاقی اقدار کی مشق کو شامل کر سکتے ہیں۔ عملی مضمرات میں تزکیہ نفس کے پروگرامز جیسے مراقبہ، ذکر اور اخلاقی ورکشاپس کا انعقاد شامل ہے جو طلبہ کی شخصیت کو سنوارتے ہیں۔ موجودہ اداروں کو نصاب میں اسلامی اخلاقیات کی الگ مضمون شامل کرنا چاہیے جو ادب اور کردار سازی پر مرکوز ہو۔ یہ مضمرات مسلم تعلیمی اداروں کو جدید چیلنجز جیسے سوشل میڈیا کے منفی اثرات اور اخلاقی گراؤ سے نمٹنے میں مدد دیں گے۔ ادب پر مبنی ماڈل کو اپنانے سے ادارے معاشرے کے لیے مفید افراد تیار کر سکتے ہیں جو دین اور دنیا دونوں میں کامیاب ہوں۔ امام مالک کی روایت کے مطابق ادب کو علم سے پہلے سیکھنا چاہیے جو آج کے اداروں کے لیے ایک عملی رہنما اصول ہے۔<sup>29</sup> یہ مضمرات مسلم اداروں کو اپنی شناخت بحال کرنے اور معاشرتی مسائل حل کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

## ادب پر مبنی تعلیمی ماڈل کی افادیت۔

ادب پر مبنی تعلیمی ماڈل کی افادیت اسلامی تعلیم کے نتائج سے بالکل واضح ہے جو انسان کی مکمل شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔ یہ ماڈل ادب کو بنیاد بنا کر علم اور تزکیہ نفس کو مربوط کرتا ہے جس سے طالب علم میں اخلاقی استحکام، روحانی بلندی اور معاشرتی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ ادب پر مبنی ماڈل طلبہ کی فکری آزادی کو اخلاقی حدود میں رکھتا ہے جو انہیں غلط راستوں سے بچاتا ہے۔ یہ ماڈل اسلامی روایت سے مستند ہے اور آج بھی قابل عمل ہے جہاں طلبہ میں اللہ کا خوف اور مخلوق کے ساتھ حسن سلوک پیدا کرتا ہے۔ امام ابن قیم نے نفس کی تربیت میں ادب کی افادیت کو بیان کیا ہے کہ یہ علم کی حفاظت کرتا ہے اور اسے برکت بخشتا ہے۔<sup>30</sup>

جدید تعلیمی نظام کے ساتھ تطبیق کے امکانات اور چیلنجز۔

ادب پر مبنی اسلامی تعلیمی ماڈل کو جدید تعلیمی نظام کے ساتھ تطبیق کرنے کے امکانات بہت وسیع ہیں مگر اس میں کچھ چیلنجز بھی موجود ہیں۔ امکانات میں یہ شامل ہے کہ جدید نصاب میں ادب اور اخلاقی تربیت کے ماڈیولز شامل کیے جائیں جیسے اخلاقیات کی کلاسز، کردار سازی کے ورکشاپس اور تزکیہ نفس کے پروگرامز جو سائنسی تعلیم کے ساتھ چل سکتے ہیں۔ یہ تطبیق طلبہ کو ٹیکنالوجی اور اخلاقی اقدار کا متوازن استعمال سکھا سکتی ہے۔ امام شاطبی نے مقاصد شریعت میں بیان کیا ہے کہ تعلیم میں اخلاقی حفاظت ضروری ہے جو جدید نظام میں شامل کی جاسکتی ہے۔<sup>31</sup>

امکانات میں ہائبرڈ ماڈلز جیسے آن لائن اخلاقی کورسز اور عملی تربیت شامل ہیں جو مسلم اداروں کو عالمی سطح پر مقابلہ کرنے میں مدد دیں گے۔ چیلنجز میں سب سے بڑا یہ ہے کہ جدید نظام مادی کامیابی پر مرکوز ہے جو ادب کی روحانی ترجیح سے متصادم ہے۔ ٹیکنالوجی کے استعمال میں اخلاقی حدود کی پابندی مشکل ہو سکتی ہے جیسے سوشل میڈیا کا غلط استعمال۔

## 5- اختتامیہ (Conclusion)

### تحقیق کا جامع خلاصہ۔

یہ تحقیق اسلامی تعلیم کے تناظر میں ادب کی مرکزی حیثیت اور اس کے علم کے ساتھ گہرے تعلق پر مرکوز رہی۔ تحقیق میں ادب کو تعلیم کی اساس اور روح قرار دیا گیا ہے جو شخصیت کی متوازن تعمیر، کردار سازی اور روحانی نشوونما کا ضامن ہے۔ نتائج سے واضح ہوا کہ ادب کے بغیر علم نامکمل اور بعض اوقات نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اسلامی روایت میں ادب کو علم پر مقدم رکھنے کی حکمت اور اس کی عملی مثالیں سامنے آئیں۔ موجودہ تعلیمی نظام میں ادب کی کمی نے اخلاقی بحران اور سماجی مسائل کو جنم دیا ہے۔ تحقیق نے کلاسیکی اسلامی فکر کی روشنی میں ادب کی اہمیت کو عصری تناظر میں پیش کیا اور اسے جدید تعلیم کے لیے قابل اطلاق قرار دیا۔ یہ مطالعہ ادب اور علم کے باہمی تعلق کو واضح کر کے تعلیم کے اصل مقصد کی طرف رجوع کی دعوت دیتا ہے۔ تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ ادب پر مبنی تعلیم ہی فرد اور معاشرے کی حقیقی فلاح کا راستہ ہے۔ یہ خلاصہ تحقیق کے تمام پہلوؤں کو ایک مربوط نتیجے تک لے جاتا ہے۔

### علم سے پہلے ادب کے اصول کی علمی توثیق۔

تحقیق نے علم سے پہلے ادب کے اصول کی علمی اور منطقی توثیق کی ہے۔ اسلامی تعلیم میں ادب کو بنیاد بنانے کی حکمت یہ ہے کہ یہ علم کو صحیح سمت دیتا ہے، اسے غرور اور غلط استعمال سے بچاتا ہے اور اس کی برکت کو یقینی بناتا ہے۔ ادب کے بغیر علم دل میں اترنے کی بجائے دماغ میں جمع رہ جاتا ہے اور کردار پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ یہ اصول قرآن و حدیث اور کلاسیکی اسلامی فکر سے مکمل طور پر ثابت ہوا ہے۔ تحقیق نے دکھایا کہ ادب انسان میں تواضع، احترام اور ذمہ داری پیدا کرتا ہے جو علم کی حقیقی افادیت کی شرط ہے۔ یہ توثیق موجودہ دور کے بحرانوں جیسے اخلاقی گراؤ اور سماجی

انتشار کی وجہ کو بھی واضح کرتی ہے۔ ادب کے اصول کی توثیق سے یہ بات سامنے آئی کہ تعلیم کا اصل مقصد صرف معلومات کی منتقلی نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی انسان کی تشکیل ہے۔ یہ اصول آج بھی ناقابل تردید اور عملی طور پر قابل عمل ہے۔

### اسلامی تعلیمی تناظرات کی عصری معنویت۔

اسلامی تعلیمی تناظرات کی عصری معنویت آج کے دور میں بھی انتہائی واضح اور اہم ہے۔ ادب پر مبنی اسلامی تعلیم انسان کو جدید ٹیکنالوجی اور مادی ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی توازن فراہم کر سکتی ہے۔ موجودہ عالمی بحرانوں میں جہاں تعلیم یافتہ افراد بھی غیر ذمہ دار رویوں کا شکار ہیں، اسلامی تناظرات ایک متوازن حل پیش کرتے ہیں۔ یہ تناظرات طلبہ میں اللہ کا خوف، خدمت خلق اور سماجی انصاف کا شعور پیدا کرتے ہیں جو آج کے سماجی مسائل کا مؤثر علاج ہیں۔ اسلامی تعلیم کی یہ معنویت یہ بتاتی ہے کہ علم اور ادب کا امتزاج ہی حقیقی ترقی کا راستہ ہے۔ یہ تناظرات جدید تعلیمی نظام کو اخلاقی بحران سے نکالنے اور معاشرے کو استحکام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آج کے دور میں اسلامی تعلیمی اصولوں کی عصری معنویت اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ نظام ہر زمانے میں رہنمائی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

### تعلیمی اصلاحات کے لیے سفارشات:

تحقیق کی روشنی میں تعلیمی اصلاحات کے لیے چند اہم سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

- سب سے پہلے نصاب میں ادب اور اخلاقی تربیت کو لازمی اور مرکزی حصہ بنایا جائے۔
- استادوں کی تربیت میں ادب اور کردار سازی کو اہمیت دی جائے تاکہ وہ طلبہ کے لیے نمونہ بنیں۔
- کلاس روم اور تعلیمی ماحول میں احترام، تواضع اور ذمہ داری کی مشق کو فروغ دیا جائے۔
- تزکیہ نفس کے پروگرام جیسے اخلاقی ورکشاپس اور روحانی سرگرمیاں تعلیمی نظام کا حصہ ہوں۔
- مسلم تعلیمی اداروں میں اسلامی روایت کو عملی طور پر نافذ کیا جائے۔
- جدید ٹیکنالوجی کو ادب کے ساتھ مربوط کر کے استعمال کیا جائے۔

یہ سفارشات موجودہ نظام کو اسلامی روح سے آراستہ کر کے اخلاقی بحران کو کم کر سکتی ہیں۔ تعلیمی اداروں کو ادب پر مبنی ماڈل اپنانے کی طرف راغب کیا جائے۔ یہ اصلاحات فرد اور معاشرے دونوں کی فلاح کا باعث بنیں گی۔

### آئندہ تحقیق کے لیے تجاویز:

آئندہ تحقیق کے لیے کئی اہم تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

- ادب پر مبنی تعلیمی ماڈل کے عملی اطلاق پر فیڈ بک سٹڈیز کی جائیں تاکہ اس کی افادیت کو عملی طور پر جانچا جاسکے۔
  - مختلف مسلم ممالک میں موجودہ تعلیمی اداروں میں ادب کی کمی کے اثرات پر تقابلی تحقیق کی جائے۔
  - جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے تناظر میں ادب کی تربیت کے نئے طریقوں پر کام کیا جائے۔
  - ادب اور علم کے تعلق کو نفسیاتی اور سماجیاتی زاویوں سے بھی دیکھا جائے۔
  - مختلف عمر کے گروپس میں ادب کی تربیت کے اثرات پر طویل مدتی مطالعہ کیا جائے۔
- یہ تجاویز تحقیق کو مزید گہرائی اور وسعت دیں گی۔ آئندہ کام اسلامی تعلیم کو عصری چیلنجز کے مطابق ڈھالنے میں مددگار ثابت ہوں۔

- <sup>1</sup> - الغزالي، ابو حامد - (2005) - احياء علوم الدين، جلد 1، ص: 45 - دار المعرفه، بيروت -
- <sup>2</sup> - البخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل - (2001) - الادب المفرد، ص: 12 - دار الكتب العلميه، بيروت -
- <sup>3</sup> - الشوكاني، محمد بن علي - (2012) - الفوائد المجموعه في الاحاديث الموضوعه، حديث نمبر: 1020 - دار المعرفه، بيروت -
- <sup>4</sup> - القزويني، ابو عبد الله محمد بن يزيد - (1998) - سنن ابن ماجه - باب الادب، حديث 221 - دار التحليل، بيروت -
- <sup>5</sup> - الاصبهني، مالك بن انس - (1997) - الموطا - جلد 2، ص: 890 - دار الغرب الاسلامي، بيروت -
- <sup>6</sup> - الغزالي، ابو حامد - (2005) - احياء علوم الدين، جلد 1، ص: 15 - دار المعرفه، بيروت -
- <sup>7</sup> - ابن ابي العز، علي بن علي - (2000) - شرح عقيدة الطحاويه، جلد 1، ص: 25 - مؤسسه الرساله، بيروت -
- <sup>8</sup> - سورة العلق : 1-5
- <sup>9</sup> - سورة البقره : 31
- <sup>10</sup> - سورة العلق : 1
- <sup>11</sup> - **Amiruddin & Syaripah Aini.** "The Concept of Education and Learning in the Qur'an Based on Surah Al-'Alaq: An Islamic Perspective on Knowledge Development." *JMPI: Jurnal Manajemen, Pendidikan dan Pemikiran Islam* 3, no. 1 (June 2025): 108-129  
<https://doi.org/10.71305/jmpi.v3i1.236>
- <sup>12</sup> - Budiyanto. *Implementation of the Prophet Muhammad's Teaching Methods in Tarbawi Hadiths*. 2025 *Journal Corner of Education, Linguistics, and Literature* Vol. 4 No. 3 (February, 2025), pp. 330-338
- <sup>13</sup> - Manurung, et al. *A Study of the Philosophy of Education*. 2024 *Pharos Journal of Theology* ISSN 2414-3324 online Volume 105 Issue 2 - (2024) Copyright: ©2024 Open Access/Author/s - Online @ <http://www.pharosjot.com>
- <sup>14</sup> - ابن سينا، ابو علي الحسين بن عبد الله - (2005) - القانون في الطب، جلد 1، ص: 180 - دار الكتب العلميه، بيروت -
- <sup>15</sup> Cahyono, "Prophetic Education as the Foundation of Curriculum Innovation", 2025.
- <sup>16</sup> - الغزالي، ابو حامد - (2005) - احياء علوم الدين، جلد 1، ص: 42 - دار المعرفه، بيروت -
- <sup>17</sup> - النووي، يحيى بن شرف - (2005) - التبيين في آداب حمله القرآن، ص: 28 - دار المنهاج، جدّه، سعودي عرب -
- <sup>18</sup> - ابن قيم، محمد بن ابي بكر الجوزيه - (1996) - مدارج السالكين، جلد 1، ص: 112 - دار الكتاب العربي، بيروت -
- <sup>19</sup> - المسكويه، ابو علي احمد بن محمد - (2002) - تهذيب الاخلاق، ص: 67 - دار الكتب العلميه، بيروت -
- <sup>20</sup> - الغزالي، ابو حامد - (2005) - احياء علوم الدين، جلد 3، ص: 88 - دار المعرفه، بيروت -

- <sup>21</sup> - الاصبهي، مالك بن انس - (1997) - الموطأ، جلد 2، ص: 245 - دار الغرب الاسلامي، بيروت -
- <sup>22</sup> - الشاطبي، ابواسحاق ابراهيم بن موسى - (1997) - الموافقات في اصول الشريعة، جلد 2، ص 145 - دار ابن عفان، النجف -
- <sup>23</sup> - الاصفهاني، الحسين بن محمد الراغب - (1992) - المفردات في غريب القرآن، ص 78 - دار القلم، دمشق -
- <sup>24</sup> - سورة الشمس: 9
- <sup>25</sup> - الغزالي، ابو حامد - (2005) - احياء علوم الدين، جلد 1، ص 45 - دار المعرفه، بيروت -
- <sup>26</sup> - سورة الجمعة: 2
- <sup>27</sup> - النيسابوري، ابو عبد الله الحاكم - (1997) - المستدرک على الصحيحين - حديث نمبر: 2399 - دار الحرمين للطباعة والنشر والتوزيع -
- <sup>28</sup> - ابن قيم، محمد بن ابى بكر الجوزية - (1996) - مدارج السالكين، جلد 1، ص: 95 - دار الكتاب العربي، بيروت -
- <sup>29</sup> - الاصبهي، مالك بن انس - (1997) - الموطأ، جلد 2، ص: 230 - دار الغرب الاسلامي، بيروت -
- <sup>30</sup> - ابن قيم، محمد بن ابى بكر الجوزية - (1996) - مدارج السالكين، جلد 2، ص: 85 - دار الكتاب العربي، بيروت -
- <sup>31</sup> - الشاطبي، ابواسحاق ابراهيم بن موسى - (1997) - الموافقات في اصول الشريعة، جلد 2، ص: 130 - دار ابن عفان، النجف -